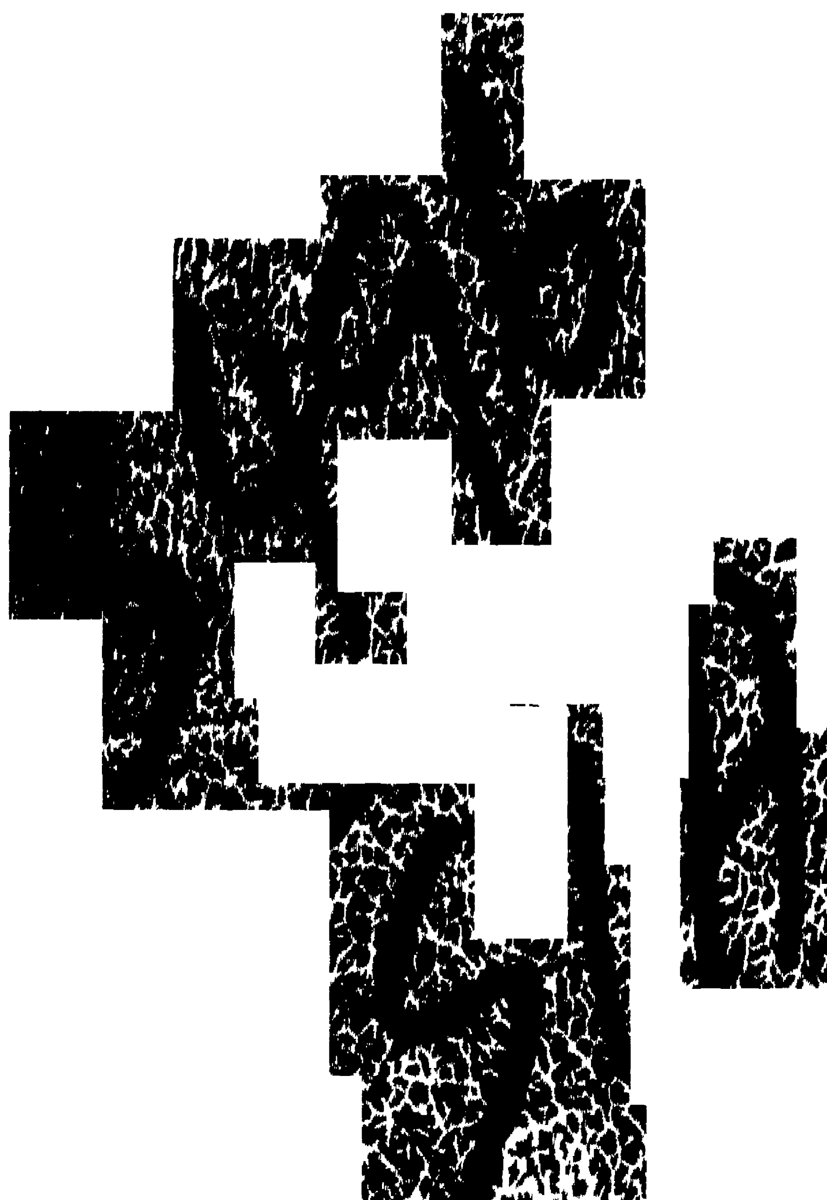


قال اللہ تعالیٰ ھُدًی ورحمۃً للمومنین جز (۱۱) رکوع (۱۱)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہدایت اور رحمت ہے مومنوں کو قبل مومنوں کے لئے

الحمد للہ والمنۃ

تصدیق الآیات

مولفہ

حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

مع

مکتوب حضرت بندگی میاں سید یعقوب ابن حضرت مجتہد گروہ رح

مترجم

باہتمام سید سعید اللہ ابن سید موسیٰ صاحب مرحوم الہناباد

بغرض افادۂ قومی

سنہ ۱۳۶۱ھ

مطبوعہ عہد آفریں برقی پریس حیدرآباد دکن

قیمت:- براہ کرم شروع سے آخر تک غور سے پڑھئے

التماس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاج سراجم قرآن قدیم (انا احقر دلاور)

مصدقان امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے التماس ہے کہ حضرت مجتہد گروہ مہدویہ کا ہر رسالہ اور ہر مکتوب مصدقوں کیلئے کامل رہبر ہے قبل ازیں حضرت علیہ الرحمہ کا کتاب الموسوم بہ تلوۃ لیلۃ القدر اور رسالہ مجمع الآیات ہدیۂ ناظرین کئے گئے ہیں اب تصدیق الآیات ملاحظہ میں پیش ہے نیز حضرت کے مولفہ مندرجہ ذیل رسالوں کا ترجمہ ہوچکا ہے۔

التحجہ۔ انوار العیون۔ لطیفۃ المصدقین علی وجہ المکذبین الموسوم بہ برہان المصدقین۔ شفاء المومنین۔ فضیلت افضل القوم۔ دلیل العدل والفضل۔ محکمات۔ تکمیل الایمان۔ معدن الآداب۔ افضل معجزات المہدی۔ مذکورہ بالا رسالوں اور بعض الآیات مولفہ حضرت شاہ خوندمیر رضؓ (مترجم) اور انصاف نامہ مولفہ حضرت بندگی میاں ولیؒ (مترجم) اور سراج الابصار مولفہ حضرت بندگی عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ (مترجم) اور مطلع الولایت مولفہ حضرت بندگی میاں سید یوسف رہ بنی اسرائیلؒ ابن حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؒ (مترجم) کی اشاعت پیش نظر ہے حضرت عالم رحیم شاہ میاں صاحبؒ خلیفۂ حضرت میاں سید یعقوب توکلی رح نے تحریر فرمایا ہے کہ۔

بعد وصال بزرگان تا قیامت بجائی ایشان کلام ایشانست برائے نصیحت و وعظ طالبان حق را چنانچہ بعد غروب آفتاب در تاریکی شب بجائے آن شمع و چراغ است برائے کار روائی عالم (ملاحظہ ہو محکم الاعتقاد)

علمی چو حاصل شد ترا ترس از خدا القوی بکن
ورنہ تو باشی دزد دین ہم راہزن ہم حیلہ گر
گر علم مثوا ندر مردمی عملی نباشد اندر ال
باشد بہ شکل آنجناں گویا کتابی پشت خر
(ملاحظہ ہو تحفۃ النصائح مولفہ حضرت شاہ راجو قتال رح)

بزرگوں کے (صادقین متقین کے) وصال کے بعد قیامت قائم ہونے تک خصوصاً طالبان خدا کی نصیحت اور وعظ کے لئے ان کی بجائے ان کا کلام ہے جیسا کہ آفتاب غروب ہونے کے بعد اندھیری راتوں میں بجائے شمع و چراغ سے عالم کی کارروائی کے لئے

جب تجھ کو علم دین حاصل ہو تو خدا سے ڈر سوی اللہ سے پرہیز کر
ورنہ تو دین کا چور رہو گا نیز ڈاکو اور حیلہ گر ہو گا
اگر کوئی شخص علم دین پڑھے اور اس میں عمل (اعمال صالح) نہ ہو تو
اس کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہیں۔

احقر دلاور

تصدیق الآیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی اعطی بفضله توفیق تصدیق
الآیات بالاتمام ووهبنا برحمته تحقیق معرفة البینات
علی الخاص دون العامة قل بفضل الله وبرحمته
فبذلک فلیفرحوا علی الدوام والصلوة علی محمد
سید الانام وعلی المهدی الموعود صاحب الزمان
والامام وعلی اصحابهما واتباعهما الی یوم الحشر
والسلام اما بعد السید قاسم ابن الحضرت
المرحوم السید یوسف رحمة الله علیه نور الله
مضجعه لما اراد ان یولف ادلة الاثبات
المهدی علیه السلام فقال یا ایها العاقل ان
معرفة المهدی الموعود صلی الله علیه وسلم من جملة
العقاید والاحادیث التی تدل علی علامات
المهدی علیه السلام کلها احاد وذکر فی شرح
العقائد والخبر الواحد مع اشتماله بجمیع الشروط
یفید الا الظن وان الظن لا یعتبر به فی الاعتقادیات
والعملیات ایضا لا یجوز لغیر المجتهد ان یتمسک
بالاحادیث لان اقسامها کثیرة صحیح وسقیم وقوی
وضعیف حقیقة ومجاز وناسخ ومنسوخ ونحوها
کما کانت مخفی فی علم الحدیث فی زمان الاجتهاد
فقد انقطع باتفاق العلماء لا احتجاج بهذه
الاحادیث من غیر الاجتهاد فی الاصول عیبت

تمام تعریف سزاوار ہے اللہ کیلئے جس نے اپنے فضل کامل سے پوری
آیات کی تصدیق کی توفیق عطا فرمائی اور برائیوں کی معرفت کی
تحقیق ہم کو اپنی رحمت خاصہ سے بخشی کہدے کہ
یہ اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اس سرفرازی سے ہمیشہ
خوش رہیں اور درود نازل ہو مخلوق کے سردار محمد پر اور
امام مہدی موعود صاحب زماں پر اور ان دونوں کے اصحاب
اور ان کی پیروی کرنے والوں پر قیامت تک حمد و صلوٰۃ کے
بعد واضح ہو کہ سید قاسم ابن حضرت مرحوم میاں سید یوسف
رحمۃ اللہ علیہ نوراللہ مضجعہ نے جب مہدی کے ثبوت کے دلائل لکھنے کا
ارادہ کیا تو کہا اے عاقل مہدی موعود صلعم کی معرفت
جملہ عقائد سے ہے اور جو احادیث کہ مہدی موعود صلعم
کی علامات پر دلالت کرتی ہیں وہ سب احاد ہیں
اور شرح عقائد میں ذکر کیا ہے کہ خبر واحد اپنے
تمام شرائط کو شامل ہونے کے باوجود صرف
ظن کا فائدہ دیتی ہے اور ظن اعتقادیات میں معتبر نہیں
اور عملیات میں بھی احادیث سے تمسک کرنا دلیل
لانا غیر مجتہد کے لئے جائز نہیں اس لئے کہ احادیث کے اقسام بہت
ہیں مثلاً صحیح سقیم قوی ضعیف حقیقت مجاز ناسخ منسوخ اور
ان کے مانند جیسا کہ علم حدیث سے یہ بات واضح ہے اور
علماء سنت جماعت کے اتفاق سے اجتہاد کا زمانہ منقطع ہو گیا ہے
پس اجتہاد کے بغیر ان احادیث سے اصول میں بحث کرنا

جهالة وضلالة ومتعارض يعني يعلم من بعض الاحاديث اجتماع المهدي مع عيسى عليهما السلام ومن البعض افتراق وبعضهم من البعض انه من بني العباس ومن البعض انه من ابناء الحسين رضي الله عنه ومن البعض خروجه من المغرب ومن البعض اشارة بهذا انه من المشرق وكذا في تاريخ مولده ومبعثه وكذا في سائر علاماته فما من حديث الا وله تعارض فعلى قاعدة الاحوال اذا تعارضا تساقطا حكمهما اما ما ثبت بالاحاد الظنية بعد ظهوره يصير يقينا بلا شبهة كطلوع الشمس من مغربها وهو ان ثبت بالاحاد الظني تحت قوله تعالى يوم ياتي بعض آيات ربك اما اذا طلعت ورآها الناس

میں جہالت گمراہی اور جھگڑا کرنا ہے یعنے بعض احادیث سے مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا اجتماع معلوم ہوتا ہے اور بعض سے علیحدہ علیحدہ ہونا اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی بنی عباس سے ہونگے اور بعض سے اولاد حسین سے اور بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کا خروج مغرب سے ہوگا اور بعض میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مشرق سے خروج ہوگا اسی طرح مہدی کے مقام ولادت و بعثت اور آپ کی علامات میں اختلافات ہیں پس کوئی ایسی حدیث نہیں کہ جسمیں تعارض نہ ہو پس ان احوال کی بنا پر جب دو حدیثیں آپس میں متعارض ہوتی ہیں تو ان کا حکم یہ ہے کہ ساقط ہو جاتی ہیں لیکن جو چیز احاد ظنی سے ثابت ہو اس چیز کے ظاہر ہونے کے بعد احاد ظنی یقینی ہو جاتی ہیں بلا شبہ مثلاً مغرب کی طرف سے آفتاب کا طلوع ہونا اللہ تعالیٰ کے فرمان "جس دن آ جائیگا ایک نشان تیرے رب کا" کے تحت احاد ظنی سے ثابت ہے لیکن جب مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہوگا اور اس کو لوگ دیکھ لیں گے تو

زال الظن وحصل اليقين وكذا سائر الاخبار الآتية التي اثبت بها العلماء معجزات النبي عليه السلام بعد ظهورها فعلم انه اذا توافق المعاني او واحدة لزم ان يؤول التعارض كلها على موافقتها

زائل ہو جائیگا احاد ظنی کا ظن اور حاصل ہوگا یقین اور اسی طرح ہیں وہ تمام اخبار غیبیہ جن سے علماء نے نبی کے معجزات کو ثابت کیا ہے ان کے ظاہر ہونے کے بعد پس معلوم ہوا کہ جب ایک امر مشترک پر توافق کا عمل ہوگا تو یہ بات لازم ہے کہ ساری متعارض حدیثوں کو اس مشترکہ امر کی طرف رجوع کریں

اما فهذه الاحاديث يصلح كون مجي المهدي عليه السلام متواتر المعنى يعني ان الاحاديث التي وردت في علامات المهدي عليه السلام وصفاته وان كانت كلها احاد ومتعارض ولكن بهذا المقدار وهو كون الشخص يدعو المهدية في آخر الزمان متواتر

لیکن ان احادیث سے بھی مہدی کی آمد متواتر المعنی ثابت ہوتی ہے یعنی جو احادیث مہدیؑ کی علامتوں اور آپ کی صفات کے متعلق آئی ہیں اگرچہ وہ سب احاد اور متعارض ہیں لیکن یہ بات کہ ایک شخص آخر زمانہ میں مہدیت کی دعوت کریگا قطع نظر نفی و اثبات کے بالتواتر

بانقطاع النظر من النفي والاثبات كما اورد القرطبي وقد تواترت الاخبار واستفاضت بكثرة رواتها عن النبي صلى الله عليه وسلم في المهدي عليه السلام وقال الامام البيهقي في شعب الايمان اختلف الناس في امر المهدي عليه السلام فتوقف جماعة واحالوا العلم الى عالمه واعتقدوا انه واحد من ولد فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخلقه الله متى شاء ويبعثه نصرة لدينه ويخرج في آخر الزمان كذا اورد سعد الدين تفتازاني في شرح المقاصد فذهب العلماء الى انه امام عادل من ولد فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخلقه الله متى شاء ويبعثه نصرة لدينه هكذا ذكر الامام البيهقي في شعب الايمان فاذا كان اعتقاد العلماء وجماهيرهم على هذا الوجه فالاعتقاد من غيرهم وطلب العلامات عين فضول وجهالة والمهدي الموعود عليه السلام ثبت باتفاق السلف والخلف بل ثبت باتفاق كل المذاهب والملل كما صرح صاحب النبأ والآيات في تفسير قوله تعالى لم يكن الذين كفروا اي جحدوا ما من الدين وطريق الوصول الى الحق كاهل الكتاب واما من الحق كالمشركين والمشركين منفكين عما هم فيه من الضلال حتى تأتيهم البينة اي الحجة الواضحة الموصلة الى المطلوب

ثابت ہے جیسا کہ قرطبی نے لایا ہے کہ نبی ؐ سے مہدی کے حق میں جو حدیثیں مروی ہیں حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں اور ان کے راوی بکثرت ہیں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں کہا ہے کہ مہدی کی علامتوں کے باب میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے پس ایک جماعت نے توقف کیا اور علامات کے علم کو حوالہ کیا اس کے عالم کے (خدا تعالیٰ کے) اور اس بات کی معتقد ہو گئی کہ مہدی ایک شخص ہے فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کی اولاد سے اس کو پیدا کریگا اللہ جب چاہیگا اور مبعوث کریگا اس کو اپنے دین کی نصرت کے لئے اور نکلیگا آخر زمانہ میں اسی طرح علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں لایا ہے کہ علماء اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے کہ مہدی امام عادل ہے فاطمہ بنت رسول اللہ ؐ کی اولاد سے اللہ تعالیٰ پیدا کریگا مہدی کو جب چاہیگا دین کی نصرت کے لئے اسی طرح ذکر کیا ہے امام بیہقی نے شعب الایمان میں پس جب جمہور علماء اہل سنت و جماعت کا اعتقاد اس طرح کا ہے تو ان کے اعتقاد کے برخلاف علامات کو طلب کرنا بالکل فضول اور عین جہالت ہے اور سلف و خلف بلکہ کل مذاہب و ملت کے اتفاق سے مہدی موعود ؑ کی ذات ثابت ہے جیسا کہ کیا ہے صاحب النبأ والآیات نے اللہ تعالیٰ کے قول لم یکن الذین کی تفسیر میں جو کافر ہوئے یعنی رو گردانی کئے یا دین حق کی طرف پہنچنے کے راستے سے مانند اہل کتاب کے اور یا رو گردانی کئے حق سے مانند مشرکین اور مشرکین نہیں تھے علیحدہ ہونے والے اس ضلالت سے جس میں وہ مبتلا تھے یہاں تک کہ آئے ان کے پاس بینہ یعنی حجت واضحہ جو پہنچانے والی ہے مطلوب

وذالك ان الفرق المختلفة المصيبة باهوائهم
وضلالاتهم من اليهود والنصارى والمشركين
كانوا يتخاصمون ويتعاندون ويدعي كل حزب
حقيقة ما عليه ويدعو صاحبه اليه وينسب
دينه الى الباطل ثم يتفقون على ان لا ننفك
عما نحن فيه حتى يخرج النبي الموعود في الكتابين
المامور باتباعه فيهما فنتبعه ونتفق على الحق على كلمة
واحدة كما عليه الان بعينه حال هؤلاء
المتعصبين من اهل المذاهب المتفرقة وانتظارهم
خروج المهدي عليه السلام في اخر الزمان ووعدهم
على اتباعه متفقين على كلمة واحدة ولا احسب حالهم الا حال
اولئك اذا خرج اعاذنا الله من ذلك فحكى الله
قولهم وبين انهم ما تفرقوا وما اشتدت
اختلافهم وتعاندهم الا من بعد ما جاءتهم
البينة بخروجه لان كل فرقة بل كل شخص توهم
انه يوافق هواه ويصوب رايه لا محالة
مذهبه فلما ظهر خلاف ذلك ازداد كفره وعناده
واشتدت شكيمته وضغينته انتهى وعلامات
صدق هذا الذات مصداق الانبياء عليهم

یہ اس وجہ سے کہ مختلف فرقے یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے جو
اپنی نفسانی خواہشوں اور گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے آپس میں
ایک دوسرے سے خصومت اور عناد رکھتے تھے اور ہر گروہ جس دین
پر تھا اس کے حق ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور اپنے ملاقاتی کو اپنے دین کی
طرف بلاتا تھا اور اپنے ملاقاتی کے دین کو باطل کی طرف منسوب کرتا تھا پھر وہ لوگ
آپس میں متفق رہتے تھے کہ ہم جس دین پر ہیں اس سے علیحدہ نہیں ہونگے یہاں تک
وہ نبی ظاہر ہو کر جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور جس کی اتباع پر توریت اور
انجیل میں حکم کیا گیا ہے پس ہم پیغمبر موعود کی اتباع کریں گے اور ایک
کلمہ پر رہ کر طریق حق پر اتفاق کریں گے اب بعینہ (ان بہتر فرقے
والے) متفرق اہل مذاہب
متعصبوں کا حال ہے اور ان کا انتظار آخری زمانہ
میں مہدی کے نکلنے کے متعلق اور ان کا وعدہ کرنا
مہدی کی اتباع پر اس حال میں کہ وہ ایک کلمہ پر متفق ہیں
اور نہیں سمجھتا ہوں میں ان (بہتر فرقوں) کے حال کو مگر حال ان ہی
فرقوں کا جو یہود و نصاریٰ و مشرکین سے مذکور ہوا اور جب
مہدی ظاہر ہو جائیگا تو اللہ ہم کو مخالفت کے شر سے بچائے پس حکایت کیا
اللہ نے ان کے قول کی اور بیان کیا کہ وہ لوگ نہیں متفرق ہوئے
قوی طور پر متفرق ہونا اور نہیں سخت ہوا ان کا اختلاف اور
آپس کی دشمنی مگر بعد اس کے کہ آ گیا ان کے پاس بینہ (حجت واضحہ یعنی ولایت)
مہدی کے نکلنے کے سبب سے کیونکہ ہر فرقہ بلکہ ہر شخص وہم کیا تھا کہ مہدی اس کی
خواہش کے موافق ہوگا اور اس کی رائے کو درست ٹھہرائیگا اس کا مذہب
اس وجہ سے ہے کہ وہ اپنے دین باطل کی وجہ سے حق پردہ میں ہے
پس جب مہدی اس کے خلاف میں ظاہر ہوگا تو اس کا کفر اور اس کا عناد
بڑھ جائیگا اس کا کینہ اور حسد سخت ہو جائے گا اور
اس ذات (مہدیؑ) کی سچائی کی کسوٹی انبیاء علیہم السلام

السلام وهو التوافق بينهم بهذا الاقرار لجميع
الامة وتوافق اقوال الانبياء وافعالهم و
احوالهم موجب التصديق كما ذكر في الطوالع
فجميع سيره وصفاته المتواترة كملازمة الصدق
والاعراض عن الدنيا مدة عمره والسخاوة
الى غاية لم يمسك الا قوت يومه والشجاعة الى
حد لم يفر قط وان عظم الرعب مثل يوم احد
والفصاحة التي ابكمت مصاقع الخطباء من
العرب العرباء والاصرار على الدعوى مع ما
ترى من المتاعب والمشاق والترفع عن الاغنياء
والتواضع مع الفقراء وذالك لا يكون الا للانبياء
عليهم السلام اذ لم يتفق لاحد من الخلق
اجتماع لهذه الصفات في ذاته وكان اجتماعها
في ذاته من اعظم المعجزات واقوى الدلالات على نبوته
انتهى افكيف لا يكون ذالك اقوى الدلالات على صحة
مهدية المهدي الموعود عليه السلام وقال الامام
ابو حامد محمد الغزالي في الاحياء في بيان
النبوة بعد ما عد اخلاقه وآدابه وفي ذلك
كله لا يتصور بالكذب لا يلبسه بل كانت
شمائله واحواله شواهد ناطقة بصدقه حتى
ان الاعرابي الجلف كان يراه فيقول والله
ما هذا وجه كذاب فلو لم يكن الا هذه
الامور الظاهرة لكفى بها انتهى اهـ

انکا مصداق ہے (تمام انبیاء میں جو صفات تھیں وہ مجموعی حیثیت سے
امام میں موجود تھے، اور یہ انکا (انبیا) کا باہمی توافق جمیع امت
کا اقرار ہے انبیاء کے اقوال افعال اور احوال کا توافق
تصدیق کا موجب ہوتا ہے جیسا کہ طوالع میں ذکر کیا گیا ہے پس
آپکی (آنحضرت کی) تمام متواترہ سیرتیں اور صفاتیں مثلاً سچائی
کی پابندی اور مدت العمر دنیا سے منہ موڑے ہوئے
رہنا (ترک دنیا کئے ہوئے رہنا) اور انتہا
درجہ کی سخاوت کہ اپنے ایک دن کے قوت سے زیادہ روک
نہ رکھا اور حد درجہ کی شجاعت کہ کبھی نہ بھاگا اور بہت بڑا
رعب ہو (جنگ) احد کے مانند اور ایسی فصاحت کہ عرب کے فصیح تر
خطیب آپ کے مقابلہ میں گونگے ہو گئے باوجود تکلیفوں و مشقتوں کے
اپنے دعوی نبوت پر اصرار تونگروں سے بے نیازی
فقیروں کے ساتھ تواضع یہ اخلاق انبیاء کے سوا
دوسروں میں نہیں ہوتے جو صفات آپکی ذات میں تھیں
وہ کسی غیر میں جمع نہ ہوئیں اور ان صفات کا آپکی ذات میں
جمع ہونا ایک بڑا معجزہ اور آپکی نبوت پر ایک قوی تر دلیل تھا
انتہی تو پھر مہدی موعود کی مہدیت پر ان صفات کا آپکی
ذات میں جمع ہونا کس طرح دلیل نہ ہوگا اور امام ابو حامد
محمد غزالی نے مختصر الاحیاء میں بیان نبوت میں بعد اس کے کہ آپ کے
عادات و اخلاق کو گن کر بتایا ہے کہا ہے کہ یہ صفات
کسی جھوٹے کے لئے متصور نہیں ہو سکتے [illegible]
اور صفات حسنہ [illegible] بلکہ آپ کے شمائل اور احوال
آپکی سچائی پر دلیل ناطق ہیں یہاں تک کہ ایک جاہل اعرابی کہتا تھا
کہ خدا کی قسم یہ جھوٹے کا چہرہ نہیں [illegible] آپکی ذات
[illegible]

غزالی میفرماید اگر ہیچ نباشد دران پیغمبر مگر این امور ظاہری
ہر آئینہ ہست ودین امور ظاہری کفایتی یعنی در صدق او
وافی و کافی است از روی شہادت پس بر صدق
مہدی علیہ السلام نیز ہمین امور کافی و وافی است
و ذکر فی تفسیر المواہب تحت قولہ تعالیٰ ام لم
یعرفوا رسولہم فہم لہ منکرون آیا نشناختند
جزو (۱۸) رکوع ۴
پیغمبر خود را بصفت امانت و راستی و علم و وقار و کرم
و مروت و نیک خوئی و کمال علم باوجود عدم تعلیم پس
ایشان مر او را منکران و ناشناسندگان باشند یعنی لم
یعرفوا رسولہم بالامانۃ والصدق والحلم والوقار
والکرم والمروۃ وحسن الخلق وکمال العلم مع
عدم التعلیم فہم لہ منکرون کذا قال القاضی
فی انوار التنزیل حاصل الامر انہ ذکر فی جمیع
کتب العقائد والتفاسیر ان اخلاق الانبیاء
علیہم السلام بصدق دعوی الشخص الانسان
حجۃ قطعیۃ وھی کلھا بالتمام والکمال وجدت
فی ذات المہدی علیہ السلام۔
فانظر ایہا المنصف بنظر الانصاف بلا التعصب
واعتساف وانصف ان الدین کلہ انصاف
فکلما ادعی الشخص بموافقۃ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم علی المہدیۃ فتصدیقہ فرض علی الانام
کقولہ تعالیٰ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین
لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول
مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ
جزو ۳ رکوع ۱۷

سچائی سمجھنے کے لئے کافی تھے انتہیٰ۔ امام غزالیؒ فرماتے
ہیں کہ ان امور ظاہری کے سوا دوسری کوئی چیز ان پیغمبر
نہ بھی ہوتی تو یہ امور ظاہری ہی کافی تھے یعنی ازروئے شہادت پیغمبر
کی سچائی کے لئے کافی اور وافی ہیں پس مہدیؑ کی سچائی کیلئے بھی یہی
امور (تمام صفات حسنہ) کافی اور وافی ہیں اور تفسیر مواہب
میں فرمان خدا ام لم یعرفوا رسولہم فہم لہ منکرون
کے تحت ذکر کیا ہے کہ آیا نہیں پہچانا انہوں نے اپنے پیغمبر کی امانت
راستی حلم وقار کرم مروت نیک خوئی اور کمال علم
کی صفات سے جو پیغمبر میں باوجود کسی انسان سے تعلیم نہ پانے کے موجود تھیں
پس واقعی یہ لوگ پیغمبر کا انکار کرنے والے اور پیغمبر کو نہیں پہچاننے والے
ہیں یعنی منکروں نے اپنے رسول کی امانت داری سچائی بردباری
وقار کرم مروت حسن خلق اور باوجود کسی استاد کے پاس تعلیم
نہ پانے کے کمال علم کو نہیں پہچانا پس یہ لوگ اس کے منکر ہیں
اسی طرح قاضی نے انوار التنزیل میں کہا ہے حاصل یہ کہ تمام
کتب عقائد و تفسیر میں ذکر کیا گیا ہے کہ انبیاء کے اخلاق کسی خاص انسان
کے دعویٰ نبوت کی سچائی پر حجت قطعی ہوتے ہیں
اور یہ سب اخلاق بہ تمام و کمال مہدی علیہ السلام کی ذات
میں پائے گئے۔
پس اے منصف کجی اور ظلم کے بغیر انصاف کی نظر سے دیکھ
اور انصاف کر کہ دین مجسم انصاف ہے پس جب کوئی شخص محمدؐ کے قول
فعل اعمال کی موافقت کیساتھ دعوی مہدیت کرے تو خلق پر اسکی
تصدیق فرض ہے مانند قول اللہ تعالیٰ کے اور جب لیا اللہ نے نبیوں سے
عہد کہ جو کچھ میں تم کو دوں کتاب اور علم پھر آوے تمہارے پاس
کوئی رسول جو تصدیق کرتا ہو اس چیز کی جو تمہارے پاس ہو تو ضرور
اس کو مانو گے اور اسکی مدد کرو گے ایت شریفہ مصدقا لما

وقال الامام ابو محمد الناصر آبادی فی تفسیره
کاشف المعانی تحت هذه الآیة مصدق لما
معکم من الاقوال والافعال والاحوال بحکم
الکتب ای موافق له باعماله واحواله واقواله
هذه الآیة وان نزلت لتصدیق نبینا علیه الصلاة
والسلام فی القرآن لکن حکمها کان جاریا فی
الانبیاء علیهم السلام من قبله حیث جعل الشیخ
ابو منصور الماتریدی مصدق
لجمیع الانبیاء والمرسلین فما من نبی ولا امة
الا کان مامورا بموجبه ومقتضاه وکان
الامر فیهم اذا اتاهم رجل صالح موافقا فی
الاقوال والافعال والاحوال للانبیاء الماضیة
والحالیة ثم ادعی النبوة وجب علیهم ان یقبلوه
ثم من کان من الامة شاکا مرتابا طلب المعجزة
فمن آمن قبل رویة المعجزة کان
ایمانه اقوی الایمان کایمان ابی بکر رضی الله عنه
لان الاصل فی امر النبوة هو الاخلاق و
واما المعجزة فقد تعارضها السحر ای تشابهها
فی کونهما خارقین للعادة فلذلك من لم
یومن بالاخلاق جعل المعجزة سحرا فلم یومن ابدا
واما فی امة محمد علیه السلام اذا کان ولی موصوفا
باخلاق الانبیاء علیهم السلام فی کمال الولایة
ثم جاء مخاطبا من الله ورسوله واخبر عن
حاله باذن من الله ممکنا بحیث لا یستقبحه الشرع

سعکم کے تحت امام ابو محمد نصر آبادی نے اپنی تفسیر کاشف المعانی
میں کہا ہے کہ مصدق لما معکم سے
مراد من الاقوال الافعال الاحوال بحکم الکتاب ہے
یعنی وہ رسول اپنے اقوال افعال اور احوال میں حکم کتاب کے موافق اگرچہ
یہ آیت قرآن میں ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کیلئے
نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم آپ سے پہلے انبیاء سابقین پر جاری تھا
چنانچہ ابو منصور ماتریدی نے مصدق لما معکم کی تفسیر مصدق
بجمیع الانبیاء والمرسلین کی ہے یعنی وہ رسول تمام
انبیاء و مرسلین کی تصدیق کرنیوالا ہوتا ہے پس کوئی نبی اور کوئی
امت نہیں ہوئی مگر اس کے موجب اور مقتضاء وہ چیز جسکو وہ واجب
کرے اور وہ چیز جو اسکی چاہی ہوئی ہو، کے موافق عمل کرنے پر مامور ہوئے
ہیں اور جب ان کے پاس کوئی مرد صالح اقوال افعال و احوال
انبیاء گذشتہ و حالیہ کے موافق ہو کر آئے اور پھر نبوت کا دعوی کرے تو ان
پر اس کا قبول کرنا واجب ہو جاتا ہے پھر امت سے جو شخص شک و شبہ کرنیوالا ہوتا
تو معجزہ طلب کرتا ہے اور جو شخص معجزہ دیکھنے سے پہلے ایمان لاتا ہے تو اس کا
ایمان قوی ترین ایمان ہوتا ہے مانند ایمان ابو بکر رضی اللہ عنہ کے۔ اس لیئے
کہ اصل چیز امر نبوت کے قبول کرنے میں مدعی کے اخلاق ہیں لیکن
معجزہ کہ متعارض ہوتا ہے اس کا سحر یعنی معجزہ اور سحر دونوں خارق ہونے کی
حیثیت سے مشابہت رکھتے ہیں لیکن واقع میں نہیں ہیں لہذا جو شخص اخلاق کو
نہیں مانتا معجزے کو سحر سے تصور کرتا ہے پس نہیں ایمان لاتا ہمیشہ
اور لیکن امت محمدیہ میں جبکہ کوئی ولی موصوف ہو اخلاق انبیاء
علیہم السلام سے کمال ولایت میں
پھر وہ ولی اپنے دعوی خلافت و مہدیت میں اللہ اور اس کے رسول کی
طرف سے خطاب لائے یعنی یہ کہے کہ مجھے اللہ کا حکم ہوا ہے اور رسول اللہ
نے مجھے یہ فرمایا ہے اور اپنے حال کی اللہ کے حکم سے خبر دے اس حال پر کہ وہ

وجب على الخلق ان يقبلوه ولا يجوز تكذيبه
اذ لم يظهر على لسانه شطح قبل ذلك ويكون
سكره ممتزجا بالصحو والصحو غالبا لا سكرا محضا

ممکن ہو اور اس حیثیت سے ہو کہ شریعت اسکو برا نہ سمجھے تو خلق پر واجب
ہے کہ اس کو (اس کے دعوی کو) قبول کرے اور اسکی تکذیب جائز نہیں کیونکہ
اس کی زبان پر اس سے پہلے دعوی سے پہلے شطح کے خلاف کوئی بات
ظاہر نہ ہوئی ہو گی اور اس کا سکر حالت ہشیاری سے مخلوط اور ہشیاری
اس پر غالب ہو گی سکر محض نہ ہو گا (جذبہ حق میں محض مست نہو گا)

فكان تكذيبه كتكذيب احد من الانبياء عليهم
السلام لان في تكذيبه تكفيره وتكفير المؤمن
الصالح كفر لا يخفى وكان اخباره عن الله بواسطة
روح رسول الله دليلا قطعيا فيسقط الدليل الظني
اذا تعارضه لان من وصل هذا المقام لا يفتري
على الله الكذب فكان ذاته واجب التصديق لان
وجوب تصديق الانبياء عليهم السلام لم يلزم
الا للخصال المحمودة الموافقة لخصال الانبياء
الماضية فكانت الخصلة علة لوجوب التصديق
وذلك موجود في هذا الولي فيدور الحكم عليه
وذلك من اصول الفقه الحنفية انتهى كلامه

پس اسکی تکذیب انبیاء میں سے کسی ایک کی تکذیب ہو گی کیونکہ
اس کی تکذیب میں اسکی تکفیر ہوتی ہے اور مومن صالح کی تکفیر کفر ہے
جو ایک واضح بات ہے اور اس کا اللہ کی طرف سے خبر دینا بذریعہ
روح رسول اللہ کے دلیل قطعی ہو جاتا ہے اور دلیل قطعی سے جب دلیل ظنی
متعارض ہوتی ہے تو ساقط ہو جاتی ہے کیونکہ جو شخص اس مقام کو پہنچا ہے
تو اللہ پر جھوٹ کا بہتان نہیں باندھتا ہے پس اسکی ذات واجب التصدیق
ہو گی کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کا وجوب نہیں لازم ہوا
مگر ان ہی محمودہ خصائل کی وجہ سے جو انبیاء سلف کے خصائل کے
موافق ہیں پس محمودہ خصلت وجوب تصدیق کی علت ہو گی
اور وہ یعنی محمودہ خصلت اس ولی (مدعی مہدیت) میں موجود ہے
پس تصدیق کے واجب ہونے کا حکم اسکے اوپر دور کریگا (مدعی مہدیت
کی تصدیق واجب ہو گی) اور یہ امر جو مذکور ہوا فقہ حنفیہ کے اصول میں
سے ہے یہاں تک ہے کلام امام ابو محمد نصر آبادی رح کا

واورد صاحب المواهب تحت هذه الاية
واذا قيل لهم آمنوا بما انزل الله قالوا نؤمن
بما انزل علينا ويكفرون بما وراءه وهو الحق
مصدقا لما معهم وازينجا كفر ايشان با توريت
(جزو (۱) ركوع (۱۱))
نيز لازم مى آيد بهر كفر بانچه موافق چيزيست كفر باشد
آن چيز نيز فهنا يلزم ايضا كفرهم بالتوريت لان

اور صاحب مواہب نے آیت ہذا واذا قیل لهم الخ (اور جب
ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ اس چیز پر جو نازل کیا اللہ نے تو
کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائیں گے اسی پر جو اتارا گیا ہم پر اور کفر کرتے
ہیں ان کے ماسوا کا حالانکہ وہ سچا ہے تصدیق بھی کرتا ہے اسکی جو
ان کے پاس ہے) کے تحت بیان کیا ہے اور اسی مقام سے انکا
(یہودیوں کا) توریت سے کفر کرنا لازم آتا ہے اس سے کہ
موافق توریت یعنی قرآن سے کفر کرنا توریت سے کفر کرنا ہے

اذا توافق الشیٔ بشیٔ آخر فانکار الشیٔ انکار الآخر وقوله تعالیٰ ولما جاءهم رسول من عند الله مصدق لما معهم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتٰب کتٰب الله وراء ظهورهم کانهم لا یعلمون
جزو (۱) رکوع ۱۲

واذا قال جماعة الصلحاء والفضلاء یعنی المشائخ والعلماء بطلت حجة المنکرین کقوله تعالیٰ والذین یحاجون فی الله من بعد ما استجیب له حجتهم داحضة عند ربهم وعلیهم غضب ولهم عذاب شدید[ه] وقوله تعالیٰ اولم یکن
جزو ۲۵ رکوع (۳)
لهم اٰیة ان یعلمه علمٰٓؤا بنی اسرآئیل الاٰیة وقوله تعالیٰ وکفی بالله شهیدا محمد رسول الله والذین
جزو ۱۹ رکوع (۱۵)
معه الاٰیة وقوله تعالیٰ قل کفی بالله شهیدا
جزو ۲۶ رکوع (۱۲)
بینی وبینکم ومن عنده علم الکتٰب فاذا تقبل
جزو (۱۳) رکوع (۱۲)

اس لئے کہ جب ایک چیز دوسری چیز کے موافق ہو جاتی تو پہلی چیز کے انکار سے دوسری چیز کا انکار ہو جاتا ہے (کیونکہ وہ دونوں چیزیں ایک دوسری کے موافق ہیں) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب آیا ان کے پاس اللہ کی طرف سے رسول کہ سچا بتاتا ہے اس کتاب کو جو ان کے پاس ہے تو پھینکدیا ایک گروہ نے ان لوگوں میں سے جو کتاب دیئے گئے ہیں اللہ کی کتاب کو پیٹھ کے پیچھے گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں اور جب صلحا و فضلا یعنی مشائخین و علماء مہدیؑ کے قائل ہو گئے تو منکران مہدیؑ کی حجت باطل ہو گئی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو لوگ جھگڑا ڈالتے ہیں اللہ کے دین میں اس کے بعد کہ لوگ اللہ کو مان چکے انکی حجت باطل ہے ان کے پروردگار کے نزدیک اور ان پر غصہ ہے اور ان کے لئے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا ان کے لئے یہ نشانی نہیں کہ اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے علماء الخ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور کافی ہے اللہ گواہ محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں الخ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہدے کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور وہ لوگ جن کو کتاب کا علم ہے

سه اولم یکن لهم اٰیة ان یعلمه علمٰٓؤا بنی اسرآئیل ولو نزلناه علی بعض الاعجمین فقرأه علیهم ما کانوا به مؤمنین. کذٰلک سلکنٰه فی قلوب المجرمین لا یؤمنون به حتی یروا العذاب الالیم فیاتیهم بغتة وهم لا یشعرون۔ جزو ۱۹ رکوع ۱۵۔ کیا ان کے لئے یہ نشانی نہیں کہ اس کو جانتے ہیں بنی اسرائیل کے علما۔ اور اگر ہم یہ قرآن اتارتے کسی عجمی زبان والے پر پھر وہ اس کو انہیں پڑھتا تو بھی یہ لوگ اس پر ایمان نہ لاتے اسی طرح ہم نے چلایا اس (انکار) کو گنہگاروں کے دلوں میں وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے جب تک نہ دیکھ لیں دردناک عذاب کو پس وہ ان پر آپڑے اچانک اور انکو خبر نہ ہو۔

موصوف باطاعة اللّٰہ و رسولہ ثبت۔ اولٰئک

ھم المومنون حقا کقولہ تعالیٰ و من یطع اللّٰہ
والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین (جزو ۵ رکوع ۱)
والصدیقین والشھداء والصالحین و حسن
اولٰئک رفیقا۔ وقولہ تعالیٰ و من یطع اللّٰہ
ورسولہ یدخلہ جنات تجری من تحتھا الانھار (جزو ۴ رکوع ۱۳)
خالدین فیھا و ذٰلک الفوز العظیم۔ وللّٰہ الحمد
فی الاولیٰ والاٰخرۃ ولہ الحکم والیہ ترجعون (جزو ۲۰ رکوع ۱۰)

(تمت رسالہ تصدیق الایات)۔

اور جب مومنوں نے قبول کر لیا اس حال میں کہ وہ موصوف ہیں اللہ اور اس کے
رسول کی اطاعت سے تو ثابت ہوا کہ یہی ہیں سچے
ایمان دار۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو کہنا مانتے
ہیں اللہ اور رسول کا تو وہ ان کے ساتھ ہیں جن پر انعام فرمایا اللہ نے
یعنے انبیا، صدیقین، شہدا اور صالحین اور یہ لوگ
اچھے رفیق ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور جو اطاعت کریگا
اللہ اور اس کے رسول کی تو اللہ اس کو داخل کریگا باغوں
میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور
یہی بڑی کامیابی ہے اور سب تعریف جہاں میں اللہ ہی کے لئے ہے سزا اور
اور حکومت اسی کی ہے اور اسی کی طرف تم لوٹو گے۔

(تصدیق الایات کا رسالہ تمام ہوا)

المرقوم ۲۷ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۱ھ

مکتوب حضرت بندگی میانسید یعقوبؒ بن حضرت بندگی میانسید قاسم مجتہد گروہ مہدویہؒ

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

جناب عالی و منصب معالی میانسید میراں از جانب سید
یعقوب سلام فراوان و تحیات بے پایاں مرسول است
مطالعہ نمایند المرام آنکہ دریں ایام شنیدہ شدہ است
کہ بایزید خان با شما تفحص نمودہ است مضمونش آنکہ مہدیت
حضرت میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام چون قبول کردہ اید
و بچہ وجہ تحقیق کردہ اید ما ہم معلوم باید کرد اگر انچنیں
گفتہ است پس او را باید گفت کہ چنانچہ نبوت نبی علیہ السلام
تحقیق کردہ قبول کردہ ایم ہمچنیں مہدیت سید محمد مہدی موعود
علیہ السلام تحقیق کردہ قبول کردہ ایم ہر کہ متفحص باشد

جناب عالی و منصب معالی میانسید میراں سید یعقوب کی طرف سے
سلام فراوان و تحیات بے پایاں مرسول ہے مطالعہ کریں مقصد
یہ ہے کہ اندنوں سنا گیا ہے کہ بایزید خاں نے آپ سے
تحقیق کی ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ تم نے حضرت میراں سید محمد مہدی
موعود علیہ السلام کو کس طرح قبول کیا ہے اور کس طرح
تحقیق کی ہے ہم کو بھی معلوم کرنا چاہئے اگر ایسا کہا ہے تو پس
اس کو کہہ دینا چاہئے کہ جیسا کہ ہم نے نبی صلعم کی نبوت کی
تحقیق کر کے قبول کیا ہے اسی طرح حضرت سید محمد مہدی موعود
علیہ السلام کی مہدیت کی تحقیق کر کے قبول کیا ہے جو شخص حق کا

اورا باید کہ آنچہ اشکال پیش آید و گراں باشد از انجملہ
در نبوت حضرت پیغمبر علیہ السلام مر یہود و نصاری را بود اند
برای حل مشکلات نوشتہ در مصدقان آن ذات بفرستد
انشاء اللہ تعالیٰ او را از ایشان حل خواہد شد والسلام

متلاشی ہو اس کو چاہئے کہ جو کچھ دشواری اور گرانی جو حضرت
پیغمبر عم کی نبوت کے باب میں یہود و نصاری کو پیش آئی تھیں
ان مشکلات کا حل لکھ کر مہدی عم کی تصدیق کرنے والوں کے پاس
روانہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ مصدقوں کے ذریعہ اس
کے مشکلات بھی اس کے لئے حل ہو جائیں گی والسلام

نیز حضرت بندگی میاں سید یعقوب رح نے تقریر فرمائی ہے کہ

اگر کسی پرسد کہ دلیل تصدیق شما بر مہدیت میران سید محمد مہدی
علیہ السلام چیست؟ جواب باید گفت کہ نظر کردیم در وقت
آمدن مہدی علیہ السلام پس یافتیم البتہ ظہور وی در زمانی
باشد کہ خالی از مجتہدان حی باشد باتفاق ما و علماء و
نیز دیدیم کہ مرتبہ ما بالاتر از تقلید نیست پس تمسک
باحادیث در ثبوت و رد ما را نشاید کہ آن ذٰلک مختص
بالمجتہدین و اگر فرضاً و تقدیراً تمسک باحادیث جواز

اگر کوئی پوچھے کہ میران سید محمد مہدی علیہ السلام کی مہدیت کی
تصدیق کی دلیل تمہارے پاس کیا ہے؟ تو جواب دینا چاہئے کہ ہم نے مہدی علیہ السلام کے
آنے کے وقت میں غور کیا تو معلوم ہوا کہ مہدی عم کا ظہور ایک ایسے
زمانہ میں ہوگا کہ مجتہدوں سے خالی ہو ہمارے اور علماء کے
اتفاق سے اور نیز ہم نے دیکھا کہ ہمارا مرتبہ تقلید سے بالاتر نہیں اور
کسی امر کے ثبوت اور رد کے لئے احادیث سے تمسک کرنا ہمارے لئے
سزاوار نہیں اس لئے کہ یہ بات مجتہدوں سے مخصوص ہے
اور اگر فرضاً تقدیراً احادیث سے تمسک کرنے کو

داریم تاہم تصحیح احادیث و جرح آن و تعدیل و حمل عبارات
بر حقیقت یا مجاز در امکان ما نیست زیرا چہ کسانیکہ در آن
باب در تمیم بودند ہم در مرتبہ تعیین احادیث بوصف
غلط خوردہ اند چنانچہ ابن صلاح کہ امام در احادیث بود
او بر ابن جوزی کہ فحل درین علم بود طعن می کند کہ
ابن جوزی تصنیف در موضوعات کردہ است بیدلیل
علی وضعہا بل حقہا ان تذکر فی الضعاف این روایت
در ارجوزہ کہ در اصول حدیث است مذکور است
ہمچنین مفسران اجماع کردہ اند کہ شیطان القا در قرأۃ نبی علیہ
السلام کردہ است آنجا کہ گفت تلک الغرانیق
العلی وان شفاعتہن لترتجیٰ ذکر می کنند در بیان آیت

جائز بھی رکھیں تو احادیث کی تصحیح اور اس میں جرح و
تعدیل اور محمول کرنا عبارت کا حقیقت یا مجاز پر ہمارے امکان میں نہیں
اس لئے کہ جو لوگ تمسک بالاحادیث میں ایسے تھے وصف احادیث کے
تعین میں غلطی کر گئے ہیں چنانچہ ابن صلاح جو احادیث میں امام تھا
ابن جوزی کے جیسے علم حدیث کے مرد میدان پر طعن کرتا ہے کہ
ابن جوزی نے موضوعات میں تصنیف کی ہے حالانکہ ان کے موضوع ہونے کی کوئی
دلیل نہیں تھی حق یہ ہے کہ ان کا ذکر ضعاف میں کیا جائے یہ بات ارجوزہ
میں جو اصول حدیث میں ہے مذکور ہے اسی طرح مفسرین کا
اجماع ہے کہ نبی عم کی قرأت میں شیطان نے القاء کیا تھا کہ
کہا یہ بت یا مرغان بلند پرواز ہیں انکی شفاعت کی امید
کی جا سکتی ہے کا ذکر وما ارسلنا الآیۃ اور ہم نے پہلے

سه یعنی یہ سوال و جواب حضرت عالم باللہ رح نے جو تحریر فرمایا ہے اسکو بیان فرمایا۔

وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبي الا اذا
تمنى القى الشيطن في امنيته هيچ تفسير ازين روايت
خالی نيست الا ما شاء الله ومحدثان بر وضع اين روايت
متفق اند حتى قالوا انخشى الكفر على من اعتقد كذا همچنين اصوليان
حديث روايت مى كنند قال عليه السلام ستكثر لكم الاحاديث
من بعدي فاعرضوا على كتاب الله فان وافقوا فاقبلوا
والا فردوا ومحدثان قائل بوضع او بسند وضعه
الزنادقة ميگويند همچنين اصوليان در بيان اذا تعارض
الروايتان وان لم يسقط فللمجتهد ان يعمل بايهما
شاء بشهادة القلب حديث اتقوا فراسة
المومن فانه ينظر بنور الله مى آرند اين حديث را محدثان
در موضوعات ذكر كرده اند ايضا مشهور در عام وخاص است
كه اصح الكتب بعد كتاب الله تعالى بخارى ومسلم
اند مع ذلك بقول ابن صلاح وقد روى فيهما مضعفا
واين قول ابن صلاح در ارجوزه مذكور است در قبول روايت
اهل الاختلاف اگرچه مذهب صحيح آنست كه مقبول است اذا
لم يعتقد وضع الاحاديث كالخطابية
ودر ارجوزه ميگويد كتاب بخارى ومسلم مملو است
من الشيعة والغالب بعضى احاديث كه در هدايه مسطور
است مطعون بوضع اند وكذالك بعض ما روى في احياء العلوم

کسی رسول اور نبی کو نہیں بھیجا مگر جب اس نے کوئی تمنا کی تو
شیطان نے اسکی تمنا میں کچھ ڈالدیا۔ کے بیان کے تحت کرتے ہیں حالانکہ
اس روایت سے کوئی تفسیر خالی نہیں الا ما شاء اللہ اور محدثین
اس القا کی روایت کے موضوع ہونے پر
متفق ہیں یہاں تک کہتے ہیں کہ جس نے اعتقاد کیا القا کی روایت پر تو
اس کے کفر کا خوف ہے اسی طرح اصولیان حدیث روایت کرتے ہیں کہ
آنحضرتؐ نے فرمایا میرے بعد تو قریب ہیں تمہارے لئے حدیثیں ہونگی
پس تم ان کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر موافق ہوں تو قبول کرو ورنہ
رد کرو۔ اور محدثین اس روایت کے موضوع ہونے کے قائل ہیں اور
کہتے ہیں کہ اس کو زندیقوں نے وضع کیا ہے اسی طرح اصولیا جب دو
روایتوں میں تعارض پیدا ہو اور دونوں ساقط نہوں تو مجتہد کو چاہئے کہ قلب
کی شہادت پر ان میں سے جس پر چاہے عمل کرے۔ کے بیان میں حدیث اتقوا فراسۃ المومن
الخ لاتے ہیں کیونکہ وہ دیکھتا ہے اللہ کے نور سے پیش کرتے ہیں لیکن محدثین
نے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا ہے نیز خاص و عام میں مشہور
ہے کہ قرآن کے بعد زیادہ صحیح کتاب بخاری اور مسلم ہیں باوجود
اس کے ابن صلاح کہتا ہے کہ ان دونوں میں ضعیف روایتیں موجود
ہیں۔ ابن صلاح کا یہ قول ارجوزہ میں مذکور ہے اہل اختلاف کی روایت
کے قبول کرنے میں اگرچہ مذہب صحیح یہی ہے کہ اسکی روایت مقبول ہے
اگر اعتقاد نہ رکھے احادیث وضع کرنے کا مانند خطابیہ کے
اور ارجوزہ میں کہتا ہے کہ بخاری اور مسلم کی کتاب شیعہ کی
روایتوں سے بھری ہوئی ہے اور نیز بعض احادیث جو ہدایہ میں
مذکور ہیں ان پر بھی موضوع ہونے کا طعن کیا گیا ہے اسی طرح احیاء العلوم کی

سے چنانچہ این حدیث در حاشیہ حسامی مذکور است۔ ملاحظہ ہو مطالب حضرت میاں سید شہاب الدین
شہید رح چنانچہ یہ حدیث حسامی کے حاشیہ میں مذکور ہے۔

نسبت بوضع کرده اند[1] مقصود درین تطویل آنست بنظر انصاف باید
که با چندین اختلافها و احتمالها چه نوع رد کنیم دعوی کسی که موصوف
باوصاف انبیا راست علیهم السلام پس ناچار افتاد مارا که تقلید علمائیم
علماء نبی علیه السلام بر دو وجه بیان فرموده اند کما قال علیه السلام

العلماء ورثة الانبیاء ما لم یمیلوا الی الدنیا
واذا مالوا الی الدنیا فاحذروهم وکذالک
قال[2] العلماء امناء الله ما لم یخالطوا الملوک
فاذا خالطوهم فاحذروهم فانهم لصوص الدین قطاع الطریق
فانهم لصوص الدین فانهم لصوص الدین قطاع
هم ایشان را فرموده اند پس ناچار شد که احوال هر دو
تفحص نموده تقلید ورثة الانبیاء کنیم و دیده ایم که علماء
که منکر اند اکثر مائل دنیا اند و اختلاط با ملوکان دارند
پس احوال علماء که مصدقان آنذات علیه السلام اند یافتیم

بعض روایتوں پر طعن کیا گیا ہے اس طویل بیان کا مقصد وہ
ہے کہ انصاف کی نظر سے یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس قدر اختلافات اور احتمالات
کے باوجود ہم ایسے شخص کے دعوی کو (امام مہدی ہونے کے دعوی) کو کہ
انبیاء علیہم السلام کے اوصاف سے موصوف ہے کس طرح رد کر سکتے ہیں پس ہم
علماء کی تقلید ضروری ہوئی اور نبی نے علماء کو دو وجہ پر بیان فرمایا ہے
چنانچہ فرمایا نبی ؐ نے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں جب تک کہ رغبت نہیں کرتے دنیا کی اور جب
دنیا کی رغبت کریں تو ان سے پرہیز کرو اور اسی طرح
فرمایا ہے کہ علماء اللہ کے امانتدار ہیں جب تک کہ بادشاہوں سے
میل جول پیدا نہ کریں پس جب علماء بادشاہوں سے میل جول پیدا
کریں تو ان سے پرہیز کرو پس تحقیق کہ وہ دین کے چور ہیں وہ دین کے
چور ہیں وہ دین کے چور ہیں وہ رہزن ہیں بھی ان علماء کو فرمایا
ہے پس ہم پر ضرور ہوا کہ دو قسم کے علماء کی تحقیق کر کے
جو علماء انبیاء کے وارث ہیں انکی تقلید کریں اور ہم نے
دیکھا ہے کہ جو علماء مہدیؑ کے منکر ہیں دنیا
کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور بادشاہوں سے میل جول رکھتے

---

[1] نیز ابن حجر بعضے احادیث که در تفسیر بیضاوی مسطور است بوضع آن قائل است (از مستطاب) نیز ابن حجر بعض ان احادیث کے موضوع ہونیکا قائل ہے جو تفسیر بیضاوی میں مذکور ہیں۔ [2] امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رح نے اپنی کتاب
مختصر الاحیاء میں تحریر فرمایا ہے کہ:

واعلم ان من رغب فی طلب الدنیا واقبل علی الریاسة
واعرض عن الآخرة فهو دجال الدین وقوام مذاهب
الشیاطین لا امام للدین اذ الامام هو الذی یقتدی
به فی الاعراض عن الدنیا والاقبال علی الله کالانبیاء
والصحابة والسلف (ملاحظہ ہو سراج الابصار مولفہ حضرت بندگی میاں
عالم باللہ رح و ملاحظہ ہو مخزن الدلائل مولفہ حضرت علامہ قاضی
منتجب الدین رح)

اور جان جس نے دنیا طلبی کی رغبت کی اور ریاست کو قبول کیا
اور آخرت سے منہ پھیر لیا تو وہ دین کا دجال اور شیاطین کے مذاہب کو
قائم کرنیوالا ہے نہیں ہے وہ دین کا امام اس لئے کہ دین کا امام وہ
ہے جسکی اقتدا کیجاتی ہے دنیا سے منہ پھیرنے اور
خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کے لئے مانند انبیاءؑ صحابہ رض
اور علماء سلف کے۔

تارکین دنیا و ما فیہا و طالبون للمولی و متوکلین و متشرعین
و متورعین للحق حتی ملحقوا بایراث الانبیاء و ما
لنا ان لا نتبعوھم فافہم و انصف رحم اللہ
علی من انصف۔ حضرت میاں سید زین العابدینؒ انیرہ
حضرت مجتہد گروہؒ نے اس مکتوب کو اپنے مجموعہ نقلیات
میں افضل المعجزات کے حواشی پر درج فرمایا ہے)

ہیں پس ہم مہدی کی تصدیق کرنے والے علماء[1] کے
احوال کو پاتے ہیں کہ دنیا و ما فیہا کو ترک کرنیوالے
اللہ کی طلب رکھنے والے اللہ پر بھروسہ رکھنے والے
شرعی زندگی بسر کرنے والے اللہ کے لئے دنیا سے
پرہیز کرنے والے ہیں یہانتک کہ پہنچے انبیا کی وراثت
کو تو کیوں ہم انکی اتباع نہ کریں پس تو اس بات کو
سمجھ اور انصاف کر رحم کرے اللہ اس پر جس نے انصاف کیا

المرقوم ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۹۱ھ

راقم الحروف

خاکپای گروہ امام مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلاۃ و السلام
حقیر ولاور عرف گوریمیاں مہدوی ساکن حیدرآباد دکن سدی عنبر بازار
محلہ پٹھان واڑی

لہ حضرت عالم باللہ نے اپنے زمانے کے مصدق علماء کے اوصاف بیان فرمائے ہیں۔